اَلعَطَایَا الرَّضَوِیَّة

فِي

اَلفَتَاوَی الحَشمَتِیَّة

تصنیف

امام المناظرین فی الهند

شیربیشۂ اہل سنت خلیفہ أعلحضرت

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان

قادری برکاتی رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۹ھ - 1901ء / ۱۳۸۰ھ - 1960ء

جلد اول

المکتبۃ الشاذلیۃ فی الباکستان

اردو

علم کی شمع

www.facebook.com/maktabahshazli

اَلعَطَایَا الرَّضَوِیَّۃُ فِي الفَتَاوَی الحَشمَتِیَّۃُ

تصنیف

امام المناظرین فی الہند

شیربیشۂ اہل سنت خلیفہ أعلحضرت

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان

قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ

۱۳۱۹ھ - 1901ء / ۱۳۸۰ھ - 1960ء

جلد اول

www.facebook.com/maktabahshazli

العطایا الرضویۃ فی الفتاویٰ الحشمتیۃ

ناصر الاسلام والمسلمین مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت خلیفۂ اعلیحضرت مناظر اعظم علی الاطلاق

حضرت علامہ حافظ قاری مفتی الحاج الشاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ

بفیضان کرم

افقہ الفقہاء رئیس المحققین مظہر شیر بیشۂ سنت شیخ طریقت مشاہد ملت حضرت

علامہ مفتی الحاج الشاہ ابو المظفر محمد مشاہد رضا خان صاحب قبلہ حشمتی قدس سرہ العزیز

بسعی وکاوش

شہزادہ حضور مظہر اعلیحضرت شیخ طریقت حضرت علامہ محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی دامت برکاتہم

باہتمام: شہزادہ شیر ہندوستان حضرت علامہ مولانا محمد سابل رضا خان حشمتی جنرل سکریٹری آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

تقسیم کار:

سنی اکیڈمی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یو۔پی)

اُس کی جورو اُس کے نکاح سے نکل گئی۔

شفاء قاضی عیاض وفتاویٰ بزازیہ ودُرر وغرر وفتاویٰ خیریہ میں ہے۔

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ شَاتِمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ

یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ اور جو اُسکے مستحق عذاب و کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانہر و درمختار میں ہے۔

وَاللَّفْظُ لِلدُّرِّ الْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

یعنی جو شخص کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے کے سبب کافر ہوا اُسکی توبہ کسی طرح سے قبول نہ کی جائیگی اور جو اُس کے لائق عذاب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

یہیں سے ولید پلید کا حکم بھی ظاہر ہوگیا کہ زید خبیث نے کفریات ملعونہ بکے اور ولید ملعون نے اُسکو بے قصور ٹھہرایا اور کفر سے بری بتایا۔ ابھی سُن چکے کہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر نہ جانے یا اُسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔ دیوبندی دھرم کے ائمۃ الکفر گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی، تھانوی نے پہلے ہی جو کفریات بکے وہ کیا کم تھے۔

___ اپنے فتوے میں خدا کو جھوٹا کہا۔

___ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے کو جاہلوں کا خیال اور حضور کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز ٹھہرایا۔

___ شیطان ملعون کے علم کو حضور اعلم الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر بڑھایا۔

___ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم غیب کے مثل بتایا۔ وغیرہا من الکفریات الکثیرۃ الملعونہ۔ ملاحظہ ہو براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۵۱ وتحذیر الناس نانوتوی صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ وحفظ الایمان تھانوی صفحہ ۸)

دیوبندی شیاطین پر اُن کے اُن کفریاتِ ملعونہ کے سبب علمائے کرام ومفتیانِ عظام مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ نے اور اُن کی تائید میں ہندوستان کے تمام علمائے اہلسنت نے نام بنام بالاتفاق فتوے دیئے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ یعنی گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی میں سے کسی کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی جو شخص اُس کو مسلمان جانے یا اُس کے کافر ہونے میں شک کرے یا اُس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مستطاب "حُسَامُ الْحَرَمَيْنِ عَلٰى مَنْحَرِ الْكُفْرِ وَالْمَيْنِ"، و رسالہ مبارکہ

"اَلصَّوَارِمُ الْهِنْدِيَّةُ عَلٰى مَكْرِ شَيَاطِيْنِ الدِّيُوبَنْدِيَّةِ" ـــــ ولید مرید کے کافر مرتد ہونے کیلئے ان کا ان خبثاء دیوبندیہ کو مسلمان جانا بلکہ اُن کے کفر میں شک کرنا ہی بس تھا۔ مگر دیوبندی دھرم کی اصل ہی یہ ہے "قدم کفر بیشتر بہتر" وہاں تو آفتاب ہر روز ایک نئے فتنہ پر طلوع کرتا ہے۔ ولید کے دو کفر تو یہی ہوئے کہ زید کے دونوں اقوالِ کفریہ کی اُس نے حمایت کی۔ پھر شریعت کا استہزاء علمائے اہلسنّت کی توہین مطالبۂ تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر گالیاں سُنانا یہ علاوہ ہیں۔ خدا اور رسول جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے مُطابق جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر کہے اسکو ولید نے یہ گالیاں دیں۔ دجّال کا پجاری، خانہ خراب، پنڈت جی، بھگت جی، کھرجٹ جی، حضور کی توہین کو کفر جاننا مردود و باطل، حضور کی توہین کو کفر جاننے والا سخت سے سخت مجرم بائیکاٹ کے لائق، اُس کے اس فعل کے سبب اُس پر توبہ تجدید نکاح فرض، حضور کی توہین کرنے والے سے معافی مانگنا لازم، حضور کی توہین کرنے والے کو کافر کہنے والا دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذابِ الیم کا مُستحق، نابکار قصوروار ہے، حضور کی توہین کرنے کو کفر جاننا اور توہین کرنے والے کو مسلمان جاننا مذہبی فرض ہے۔ ولید طرید وبعید نے اپنے اس ناپاک اشتہار میں یہ سترہ کفریاتِ ملعونہ اور زائد بکے۔ مجمع الانہر میں ہے۔

اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْعُلَمَاءِ وَالْاَشْرَافِ كُفْرٌ

یعنی علمائے اہلسنّت اور ساداتِ کرام کو اُن کے علم دین وسیادت کے سبب ہلکا سمجھنا یا اُن کی توہین کرنا کفر ہے۔

شفاء امام قاضی عیاض میں ہے۔

وَنُكَفِّرُ مَنْ لَّمْ يُكَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ وَقَفَ فِيْهِمْ اَوْ شَكَّ۔

یعنی ہم اسکو کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملتِ اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا اُن کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے

بحر الرائق میں ہے۔

مَنْ حَسَّنَ كَلَامَ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ اَوْ قَالَ مَعْنَوِيٌّ اَوْ كَلَامٌ لَّهٗ مَعْنًى صَحِيْحٌ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ كُفْرًا مِّنَ الْقَائِلِ كَفَرَ الْمُحَسِّنُ۔

یعنی جو بدمذہبوں کی باتوں کو اچھا بتائے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا کہے کہ اُس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اُس کی بات کو اچھا بتاتا ہے یہ بھی کافر ہو جائیگا۔

امام ابن حجر مکی نے کتاب "الاعلام بقواطع الاسلام" کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے۔ فرمایا۔

مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ الْكُفْرِ يَكْفُرُ وَكُلُّ مَنِ اسْتَحْسَنَهٗ اَوْ رَضِيَ بِهٖ يَكْفُرُ۔

یعنی جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے۔ اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

بالجملہ ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ زید و ولید دونوں کافرانِ عنید مرتدانِ پلید اور مستحق

عذاب شدید ہیں۔ دونوں پر جلد از جلد فوراً اپنے ان کفریات خبیثہ سے توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہونا، پھر اگر جورور کھاتے ہوں تو اُن سے نئے مہر پر نیا نکاح کرنا فرض ہے۔ اُن کی عورتیں اُن کے نکاحوں سے باہر ہو گئیں۔ یہاں تک کہ یہ دونوں بعد توبہ و تجدید اسلام بھی اُن پر جبر نہیں کر سکتے۔ اُن کی مرضی ہو تو نئے مہر پر دوسرا نکاح کریں۔ ورنہ جس کے ساتھ چاہیں نکاح کر سکتی ہیں۔ بغیر توبہ و تجدید اسلام و نکاح اُن عورتوں سے جماع حرام حرام محض و زنائے خالص ہوگا۔ اُس سے جو اولاد ہوگی وہ حرامی ولد الزنا ہوگی۔ اگر زید و لید توبہ و تجدید اسلام نہ کریں تو مسلمان پر فرض ہے کہ اُن سے سلام کلام میل جول بیاہ شادی موت غمی کھانے پینے کے تعلقات فوراً بند کر دیں۔ اُن کے پیچھے نماز پڑھنا، اُن کے جنازے پر نماز پڑھنا، اُن کے ساتھ سلام کلام کھانا پینا ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا، غرض اُن کی موت و زندگی میں اُن کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام حرام حرام و زہر و بیخ کن اسلام ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ لَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفر لہٗ ولابویہ ربہ مولی العزیز القوی
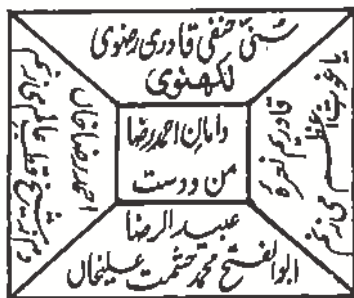
استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنّت و مفتیانِ دین وملّت دامت ارشاداتہم وعمّت افاداتہم اس مسئلہ میں کہ اِس دورِ پُر فتن میں مخالفینِ اسلام خصوصًا ہندو و سکھ و دیگر اقوام آریہ وغیرہ جو کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ شروع کر دیں اور ان کے نام ونشانوں کو معاذ اللہ اپنے خیالِ باطل کی رو سے مٹانے کی اُمنگ میں مسلمانوں پر چڑھائی کر دیں۔ تو تمام فرقوں کو جو کہ مُسلمان ہونے کے مدّعی ہیں خواہ وہ وہابی ہوں یا دیوبندی، قادیانی ہوں یا رافضی، غرض کہ کوئی بھی ہوں اِن کو باہم مِل کر ان کا مقابلہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اور غیر مسلم جو کہ خود اسلام کے مخالف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کسی بدمذہب و بددین مرتد و بے ایمان کسی فرقہ کے ساتھ خواہ وہ وہابی ہو یا دیوبندی یا کوئی ہو مقابلہ شروع کر دیں تو ہم غربائے اہل سنّت کو لازم وضروری ہے کہ ان کی مدد کرنے کیلئے ہم بھی اِن کفّار کے خلاف جنگ کریں اور ان وہابیوں دیوبندیوں کی حمایت کریں۔ اور اکٹھے مِل کر غیر مسلموں کا مقابلہ کریں۔ خصوصًا جبکہ غیر مسلم ہر اس مدّعیٔ اِسلام کو مٹانا چاہتا ہے جو کہ اسلام کا دعویٰ کرے۔ تو اس صورت میں ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا اِن کی بیوی بچوں کو آگ میں جلتے ہوئے دیکھکر خود اُن سے علیٰحدہ رہیں اور الگ ہو کر مقابلہ کریں۔

دوم: وہ مُسلمان جن کے محلوں میں سکھ ہندو وغیرہ رہتے تھے ان مسلمانوں نے ان کو پناہ دی ان کے بچوں اور عورتوں کو بچایا یا ان کی عزّت کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جان تک قربان کر دی اور اپنے خرچ سے اِن کی خوراک بہم پہنچائی، ان کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حُکم ہے؟

سوم:۔ اہلسنت وجماعت کے چند گھر اگر ہندوؤں یا سکھوں کے محلے میں ہوں اور وہابی دیوبندی وغیرہم ان کو وہاں سے نکالنے کیلئے جائیں اور ان کو بحفاظت لے آنے کے متعلق کہیں تو ان اہلسنّت وجماعت کو شرعًا حق ہے یا نہیں کہ اِن کے ساتھ آجائیں، یا بالفرض انھیں لے آئیں اور اپنے محلہ میں بحفاظت رکھیں تو کیا ان کیلئے یہ لازم ہے یا نہیں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ مِل کر کفّار کا مقابلہ کریں؟ یا کیا؟ ——— جو کچھ حکم شریعت ہو وہ بیان فرمائیں۔ ان سوالوں کا ہر طرح اور ہر پہلو سے جواب دیں تاکہ دوبارہ پوچھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ بیّنوا توجروا۔

۲۵ جمادی الاخریٰ دوشنبہ ۶۶ھ

سائل عبد الحمید قادری رضوی و غلام نبی قادری رضوی۔ از امرتسر۔

الجـــــــواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب :

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما وعلیٰ ذویہ وصحبہ ابدالدھور وکرما

جواب سوالِ اوّل : مسلمان کہلانے والوں میں جو فرقے کسی ضروری دینی مسئلے کے منکر ہیں وہ سب بحکم شریعتِ مطہرہ محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ مرتد ہیں ۔ جیسے قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، بابی وبہائی، خاکساری اور قرآنِ عظیم کو ناقص ماننے والے رافضی اور مرتد حسن نظامی کے عقائدِ کفریہ کو ماننے والے حضراتِ صوفیہ صافیہ نفعنا اللہ تعالیٰ فی الدارین ببرکاتہم القدسیہ کے مقدس دامنوں کو اپنے الحاد وزندقہ واتحاد میں سانے والے متصوفہ مبطلہ اور حدِ کفر تک پہنچ جانے والے مظلم لیگی وکانگریسی ـــ ان کے عقائدِ کفریہ کی اجمالی تفصیل اور ان پر شرعی ردّ وطرد کی مختصر تکمیل فقیر کی املاء لکھوائی ہوئی کتاب مستطاب مسمّٰی بنام تاریخی تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنۃ میں ملاحظہ ہو۔

مرتدین احکامِ دنیا میں حربی کفار کی بدترین قسم ہیں ۔ اور ازانجاکہ یہ فرقے انکارِ ضروریاتِ دین کے ساتھ ساتھ کلمہ گو ومدّعیٔ اسلام بھی ہیں، اپنے آپکو مسلمان بتاتے ہیں، گورنمنٹی مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھواتے ہیں ۔ لہٰذا شرعاً یہ منافقین بھی ہیں ۔ اور منافقین احکامِ آخرت میں جملہ شیاطین وکفّار ومشرکین سے بدتر ہیں ۔ مرتدین ومنافقین کے عقائدِ کفریہ واعتقاداتِ نفاقیہ کو جانتے ہوئے ان سے ودادواتحاد منانا، محبت وموالات رچانا شرعاً حرام ہے ۔ اس مسئلے کی بہترین تفصیل حضور پُرنور مرشدِ برحق امامِ اہلسنت مجدّدِ اعظم دین وملت اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خانصاحب قبلہ فاضلِ بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب کامل النصاب مسمّٰی بنام تاریخی المحجۃ المؤتمنہ فی الآیۃ الممتحنۃ میں ملاحظہ ہو۔

صورتِ مستفسرہ میں اگر کسی مقام کے مسلمانانِ اہلِ سنّت اس قدر ظاہری قوت وجاہت، دنیوی شوکت واستطاعت رکھتے ہوں یا کوئی اور ایسی صورت ان کو میسّر ومتصور ہو کہ ان کو اس بات کا ظنِّ غالب اور اس کی امیدِ واثق ہو کہ حملہ آور وفساد انگیز کفار ومشرکین کی شرارتوں وخباثتوں سے اپنے ایمان وجان وعیال اور اپنے ناموس واہل ومال کو بعون اللہ تبارک وتعالیٰ وبعونِ حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بچالیں گے تو ان سُنّی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہوگا کہ مرتدین ومنافقین کے ساتھ اتحاد واتفاق منانے، اُن کو اپنا دوست دیار بنانے سے قطعاً مجتنب ومحترز رہیں ۔ اور خود اپنے ہی آپس

میں باہم متحد و متفق ہو کر کفار و مشرکین کے حملوں کو دفع کریں۔ اور ہر حال میں بھروسہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی پر رکھیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا۔ وَفِی الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُلْ لَھُمْ فَلْیَرْجِعُوْا فَاِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ وَفِی الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ۔"

اور اگر کسی مقام کے سنی مسلمانوں کو اس قدر قوت و شوکت و جماعت و استطاعت معاذ اللہ حاصل نہ ہو کہ وہ خود کو کفار و مشرکین کے حملوں سے محفوظ رکھ سکیں اور اس کی کوئی اور صورت بھی عیاذاً باللہ تعالیٰ ان کو میسر و متصور نہ ہو اور اس بنا پر معاذ اللہ ان کو ظن غالب ہو کہ کفار و مشرکین کے حملوں سے محفوظ نہیں رہیں گے تو اس صورت میں اگرچہ اس مقام کے مسلمانان اہلسنت مضطر ہوں گے لیکن مرتدین و منافقین پر قلبی اعتماد کرنا ان کو اپنا مخلص دوست سچا مددگار سمجھنا تو بہر حال حرام ہی رہے گا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ـــ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ ـــ ایسی حالت مجبوری و اضطرار میں اُن مرتدین و منافقین سے بھی کفار و مشرکین کے حملوں کی مدافعت کا کام لے سکتے ہیں ایسے ہی مقام ضرورت شرعیہ میں ایسی ہی حالت مخمصہ میں انھیں مضطر مسلمانان اہلسنت کو جب کہ تمام امیدیں منقطع ہوں اور قتل و غارت و بربادی و ہلاکت متعین ان مرتدین و منافقین سے بھی مدافعت کفار و مشرکین کا کام لینے میں حرج نہیں کہ ڈوبتا سوار پکڑتا ہے۔ مرتدین و منافقین بدخواہی کریں گے یہی نہ کہ ہلاک کردیں گے ہلاک ہونا تو ایسے ہی معلوم ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ لیکن ایسی حالت میں بھی یہ حکم رخصت ہی ہوگا حکم عزیمت پھر بھی یہی رہے گا کہ ارشاد قرآنی لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا پر سچا اور کامل ایمان و یقین رکھتے ہوئے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پر پورا اعتماد کرتے ہوئے خود ہی جس طرح بن پڑے جس قدر

ہوسکے کفار و مشرکین کے حملوں کو دفع کرنے کی سعی و کوشش فرمائیں اور ایسی حالت میں بھی ان مرتدین و منافقین کو اپنی نصرت و حمایت کیلئے ہرگز نہ بلائیں۔ معاذ اللہ جو قرآن عظیم کو جھٹلائے وہ مشرک یا مرتد کو قتل و ہلاک سے نجات دینے والا مخلص و مددگار اور اپنا دلی خیرخواہ سمجھے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مرتدین و منافقین کے بھی بچوں اور ان کی بھی عورتوں کو قتل و ہلاک سے بچانا یعنی استطاعت ہوتے ہوئے ان کو قتل و ہلاک سے بچانے کی کوشش کرنا شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ حربی کفار و مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں پر بھی جہاد و قتال شرعاً جائز نہیں ہے، بلاوجہ شرعی ان کو مارنا پیٹنا قتل کرنا جلانا ہرگز جائز نہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً ۔ فَنَفْسُ النَّصِّ اِبْتِدَاءً لَمْ يَتَعَلَّقْ بِاَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُعَاهِدِيْنَ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ لِاَنَّهٗ مُقَيَّدٌ بِمَنْ حَيْثُ يُقَاتِلُ وَيُحَارِبُ ۔

البتہ کھلے ہوئے کفار و مشرکین جو مسلمان کہلانے والے کلمہ گو مرتدین و منافقین کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں اسی بنا پر اگر وہ کفر و اسلام کی جنگ میں سنی مسلمانوں پر حملہ کرنے سے پہلے ان مرتدوں منافقوں پر حملہ آور ہوں تو اگر کسی مقام کے سنی مسلمانوں کو اس قدر قوت و طاقت و شوکت و جمعیت حاصل ہے کہ ان مرتدین و منافقین کے ختم ہو جانے کے بعد بھی ان کفار و مشرکین کے حملوں سے اپنے ایمان و جان و عیال و ناموس و اہل مال کو بعونہ تعالےٰ و بعون حبیبہ علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بچا لیں گے تو ان کو کفار و مشرکین اور مرتدین و منافقین کی اس باہمی جنگ میں کسی طرف دخل دینے کی شرعاً ہرگز ضرورت نہیں۔ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۔

اور اگر کسی مقام کے مسلمانان اہل سنت کو نہ تو اس قدر طاقت و جماعت حاصل ہو اور نہ کفار و مشرکین کے حملوں سے محفوظ رہنے کی کوئی اور صورت ہی بن پڑے تو ایسے وقت مرتدین و منافقین سے قطعاً قطع نظر کرتے ہوئے اپنے ایمان و ناموس و عیال و جان و اہل مال کو کفار و مشرکین کے حملوں سے بچانے کیلئے خود اپنے طور پر بھی سعی کریں۔ فی الحدیث عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى ۔ (مشکوۃ شریف)

لیکن خوب یاد رہے کہ ان احکام کی شرط یہی ہے کہ وہ جنگ کفر و اسلام ہی کی جنگ ہو، مظلم لیگ و کانگریس کی جنگ نہ ہو، نام نہاد پاکستان اور سوراج کی جنگ نہ ہو، اس کا ثبوت اسی طرح ہوگا کہ مسلمانان

اہلسنت ان احکام شرعیہ کے مطابق جو حضور پُر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوائے مبارکہ اَلدَّلَائِلُ الْقَاهِرَة عَلَى الْكَفَرَةِ النَّيَاشِرَة میں قرآن عظیم وحدیث حمید سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ مسلم لیگ وخاکسار و کانگریس واحرار اور نام نہاد مومن کانفرنس اور لیگ کے اصول ومقاصد کی فیصدی حامی نام نہاد سنی کانفرنس اور مرتد ابوالاعلیٰ مودودی کی نام نہاد جماعت اسلامی اور مرتد چمن بسویشور صدیق دیندار کی نام نہاد دیندار پارٹی وغیرہا تمام مجالس کفار وجماعات اشرار سے کھلم کھلا تحریرًا وتقریرًا فعلاً وقولاً ہر طرح اپنی بیزاری کا اظہار اور کانگریس کے مطالبۂ سوراج مسلم لیگ کے مطالبۂ تقسیم مرتد مودودی کے نام نہاد مطالبۂ حکومت الٰہیہ سے اپنی تبری کا اعلان واستکاف واستکار کریں اس کے بعد بھی اگر کفار ومشرکین ان پر حملہ کرنے سے باز نہ آئیں تو اب متعین ہو جائیگا کہ جنگ کفر واسلام ہی کی جنگ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

یہ بھی خوب یاد رہے کہ کانگریس کے مطالبۂ سوراج یا مسلم لیگ کے مطالبۂ تقسیم، یا مرتد مودودی کے مطالبۂ حکومت الٰہیہ کی حقیقت سمجھتے بوجھتے ہوئے بھی کہ اوّل کا مقصد اعدام مسلمین۔ دوم کا مآل افنائے سنیت سوم کا مقصود قیام حکومت وہابیت ہے۔ اس کی عملاً قولاً کسی طرح بھی امداد کرنا حرام ہے۔ اور اس کا اصل مقصد جانتے ہوئے بھی جو شخص اس کی حمایت کرتا ہوا مارا جائے گا وہ حرام موت مرے گا۔

یہ بھی خوب یاد رہے کہ ضرورت ومخمصہ کے ماتحت جو احکام شرعیہ دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز عام نہیں ہوتے بلکہ صرف مقام ضرورت ووقت ضرورت وقدر ضرورت واہل ضرورت ہی پر مقتصر رہتے ہیں، یہ ہرگز ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ نام نہاد آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر وناظم کی طرح بعض مقامات پر نام نہاد ضرورت شرعیہ کا ادعا کر کے ہندوستان بھر کے بھولے بھالے سیدھے سادھے سنی مسلمانوں کو حمایت لیگ کی سنیت سوز آگ میں جھونک دیا جائے، اسلام سوز والحاد افروز پاکستان کی اصل نیچریانہ وزندیقانہ شکل وصورت پر خلافت صدیقیہ وخلافت فاروقیہ وامامت عثمانیہ وامارت حیدریہ کا پرتو اور اسلامی شرعی فقہی پاکستان وغیرہا الفاظ کا پردہ ڈال کر سنی مسلمانوں کے ناموس وجان واہل وعیال ومال کو اس پر بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ والعیاذ باللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ۔

اور جبکہ بقول سائل اس دور پر فتن میں مخالفین اسلام خصوصاً ہندو وسکھ و دیگر اقوام آریہ وغیرہ مسلمانوں کی جان و مال اور ان کے خون کے پیاسے ہیں اور اسلام کے مقابلے میں آکر جگہ جگہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں، مسلمانوں کے نام و نشان کو معاذ اللہ اپنے خیال باطل کی رو سے مٹانے کی امنگ میں مسلمانوں پر چڑھائی کر دیتے ہیں اور وہ ہر اُس مدعی اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں جو کہ اسلام کا دعویٰ کرے، تو اب منافقین و مرتدین کو اپنی نصرت و حمایت کیلئے بلانے کا اور کفار و مشرکین کے حملوں سے اپنی حفاظت کیلئے اُن مرتدوں منافقوں کو اپنے ساتھ ملانے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ جب ہر شخص ایک ہی بلا میں مبتلا ہے تو ہر ایک مجبوراً خود ہی اپنی حفاظت کی تدابیر کرے گا۔

مسلمانان اہلسنّت باہم متحد و متفق ہو کر کفار و مشرکین کے حملوں سے اپنی حفاظت کریں۔ اور مرتدین منافقین کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ کفار و مشرکین کا ان پر حملہ ان کو خود ہی اپنی مدافعت کے لئے تیار کر دے گا۔ واللہ و رسولہٗ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم۔

جواب سوال دوم:

جواب سوال اول میں گزرا کہ حربی کفار و مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں پر بھی جہاد و قتال شرعاً جائز نہیں، بلا وجہ شرعی ان کو بھی مارنا پیٹنا قتل کرنا جلانا ہرگز جائز نہیں۔ اسی طرح ان کی عورتوں کے ساتھ بھی معاذ اللہ زنا حرام قطعی ہے۔ قَالَ اللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا ۝ اور جس قدر باتیں شرعاً منکر و ناجائز ہیں ان کو اگر ہو سکے تو اپنے ہاتھ سے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے قلب سے اس کو مٹانے کی سعی کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ کَمَا جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اور کفار و مشرکین کے محلوں میں جو قلیل التعداد مسلمان رہتے ہوں ان کو کافروں مشرکوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کیلئے مسلمانوں کا اپنی آبادی کے قلیل التعداد کفار و مشرکین کو بطور یرغمال اپنی پناہ اور اپنے قبضہ میں محفوظ رکھنا بھی بلاشبہ جائز ہے۔ البتہ مقاتلین و محاربین فی الدین کو اپنی پناہ میں لینا مظاہرت علیٰ قتل اہل الاسلام و علیٰ اخراج المسلمین ہے جو شرعاً حرام قطعی ہے۔ وہ سب کے سب کفار و مشرکین کے مددگار، مسلمانوں کے دشمن خونخوار، مستحق غضب جبّار سزاوار عذاب نار اشد فسّاق و فجار ہیں۔ ان میں سے جو ایسا کرتے ہوئے مارے گئے وہ حرام موت مرے اور جو زندہ

ہیں ان پر تو یہ فرض قطعی ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

جواب سوال سوم:

اس سوال کا جواب، جواب سوالِ اوّل سے واضح ولائح ہے۔ بحکم قرآن عظیم یہ منافقین مرتدین بھی ان کھلے ہوئے کفار ومشرکین ہی کی طرح مسلمانانِ اہلسنت کے دین وایمان وناموس وجان کے دشمن ہیں۔ اُن کے وعدۂ حفاظت پر اعتماد کرنا، ان کو اپنا ولی، مخلص، یا ور سمجھنا شرعاً حرام ہے اگر یہ اندیشہ ہو اور اکثر و بیشتر ضرور ایسا اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کی پناہ میں چلے آنے کے سبب سُنی مسلمانوں پر ان کا استعلاء واستیلاء ہو جائے اور ان کو ان سنی مسلمانوں سے کفار ومشرکین کے حملوں کی مدافعت کا کام استخداماً لینے کا موقع ہاتھ آجائے یا معاذ اللہ ان کا یہ احسان ضعفائے مسلمین کے قلوب سے ان کے کفری اعتقادات ارتدادی معتقدات کی طرف سے نفرت مٹائے، دلوں میں ان کی دینی مذہبی محبت جمائے تو حالتِ اضطرار میں بھی سنی مسلمانوں کو ان کی پناہ میں آنا ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر اس اندیشہ سے قطعی طور پر امن ہو تو بحالتِ اضطرار اسی تفصیلِ مذکور کے ساتھ جب کہ تمام امیدیں منقطع ہوں اور قتل وہلاک متعین ہو اُن کے ساتھ ان کے محلے میں چلے جانے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ سنی مسلمانوں کی کسی آبادی میں چلا جانا بھی متعذر ہو۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَکُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوْلِہٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً وَّاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ان جملہ مصائب وآفات سے قطعی یقینی طور پر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محفوظ اور دنیا وآخرت میں کامیاب وکامراں وفائز ومفلح ہونے کا واحد ذریعہ صرف یہی ہے کہ مسلمانانِ اہلسنت ظاہر وباطن صورت وسیرت خلوت وجلوت میں ہر طرح اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکام وفرامین کی سچے دل سے اطاعت فرمانبرداری کریں۔ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جملہ دوستوں محبوبوں محبوں کے ساتھ محبت والفت رکھیں، اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جملہ دشمنوں سے قطعاً جدا وبیزار رہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوبِ اکرم وخلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی

عزت وعظمت ومحبت والفت پر اپنی جان دے دینے ہی کو اپنی دنیوی زندگی کا اصل مقصود اور حیات سرمدی سمجھیں، اسلام وسنیت پر اپنی موت کو اپنا محبوب بنالیں، زادراہ آخرت ہونے کی حیثیت کے علاوہ ہر ایک حیثیت کی محبت دنیا کو اپنے دلوں سے نکالیں، دین سے آزاد اور شریعت سے بے قید نیچری و صلحکلی و کانگریسی ومسلم لیگی وخاکساری واحراری وغیرہم لیڈروں وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں قادیانیوں، چکڑالویوں، رافضیوں، خارجیوں وغیرہم گمراہ بدمذہب مرتد فرقوں کے مولویوں ملغوں کی آوازوں شوروشوں پر ہرگز کان نہ دھریں۔ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی محبت وتعظیم پر جئیں اسی پر مریں۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا۔ وقال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۵ وقال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۵ وقال اللہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ وقال اللہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۵ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۵ وقال اللہ تعالیٰ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۵ وقال اللہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵

واللہ تعالیٰ ہو الموفق لنا ولسائر اخواننا واخواتنا من اہل السنۃ والجماعۃ وہو تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی

مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ واہلہ واخوانہ واحبابہ ربہ العزیز القوی

محلہ بھورے خاں پیلی بھیت، یکشنبہ سوم رجب المرجب ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء